Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۳ رجب ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۹ احسان ۱۳۵۷ ہش ۔ ۲۹ جون ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۴۷

تحریک دُعائے خاص

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ان دنوں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں حضور اِن دنوں لندن میں قیام فرما ہیں۔ آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت بفضلہٖ تعالیٰ پہلے سے بہت بہتر ہے۔ الحمد للہ احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے، اِس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت کے کرشمے دکھائے اور حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم نتائج ظاہر ہوں۔ آمین

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخشنے پر قادر ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الزمر: ۵۴)

ترجمہ:۔ تُو (ان کو ہماری طرف سے) کہہ دے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر (گناہ کرکے) ظلم کیا ہے اللہ (تعالیٰ) کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ (تعالیٰ) سب گناہ بخش دیتا ہے۔ وہ بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَمْ یَضُرَّہٗ ذَنْبٌ ثُمَّ تَلَا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ، قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا عَلَامَۃُ التَّوْبَۃِ؟ قَالَ النَّدَامَۃُ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ندامت اور پشیمانی علامتِ توبہ ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

"گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سُوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پَر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے بھی دو پَر ہیں ایک معاصی کا دوسرا خجالت، توبہ، پریشانی کا۔۔۔ دونوں پَر اُٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔۔۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عُجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے جب نبی معصومؐ ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اُسے چھوڑے گا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳)

نہایت ضروری گذارش

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احبابِ جماعت کے تعاون سے فضلِ عمر ہسپتال میں غریب و نادار مریضان کا علاج وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے اور اس کو ماشاء اللہ انیس سال گزر چکے ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے احبابِ جماعت کی توجہ اِس طرف سے شاید کم ہو گئی ہے کیونکہ صدقات کی رقوم کم آ رہی ہیں بیماریوں اور نادار مریضوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا ہے اور اِس مد میں خرچ بھی زیادہ ہونے لگا ہے۔ اگر احبابِ جماعت نے اِس کارِ ثواب کی طرف پوری توجہ نہ دی تو خدا نہ کرے مگر اس کارِ ثواب کو بند کرنا پڑیگا لہٰذا خاکسار کی تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اِس طرف فوری توجہ فرمائیں اور صدقات کی رقوم زیادہ سے زیادہ بھجوائیں تا ان کے غریب بھائیوں بہنوں کا علاج بند نہ کرنا پڑے۔ وباللہ التوفیق۔

یومِ تحریکِ جدید

تحریکِ جدید کی وصولی کی رفتار تیز تر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کی ذیلی تنظیمیں اپنی اپنی سہولت کے پیشِ نظر ماہِ جولائی میں یومِ تحریکِ جدید منائیں جملہ ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ وہ مقامی سیکرٹری صاحب تحریکِ جدید سے رابطہ قائم فرما کر وصولی کے بارے میں بھرپور تعاون فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے اہم موضوع پر

لندن کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے دوسرے روز کی مختصر روداد

مسیح علیہ السلام خدا نہیں، انسان اور بنی اسرائیل کی طرف اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ ایک بزرگ رسول تھے

محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ٹھوس، پُرمغز اور بصیرت افروز لیکچر

(۳)

مسیح ناصری علیہ السلام کے اصل مقام کی وضاحت

امام مسجد لندن مکرم بی۔اے۔ رفیق صاحب کے مقالہ کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ آپ کے لیکچر کا موضوع تھا "مسیح — رسول یا خدا؟" آپ نے اپنے خطاب کا آغاز ایک مشہور و معروف اینگلیکن سکالر کے ایک اعتراف سے کیا جس نے ایک ٹیلیویژن انٹرویو میں بہت مؤثر انداز میں اس امر کا اعتراف کیا تھا کہ مسیح ہر لحاظ سے ایک انسان تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا مبعوث کردہ ایک رسول ضرور تھا لیکن وہ خدا ہرگز نہیں تھا۔

ایک اینگلیکن سکالر کے اس واضح اور کھلے اعتراف کا ذکر کرنے کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے ٹیورن میں محفوظ کفن کے بارہ میں جدید سائنسی تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مسیح علیہ السلام کے محض انسان ہونے کی ایک اور شہادت خود اس کفن نے مہیا کی ہے۔ چنانچہ "Testimony of The Shroud" (کفن مسیح کی شہادت) کے مصنف نے اس کے صفحات ۸۹ اور ۹۵ پر لکھا ہے کہ ٹیورن میں محفوظ کفن کی گواہی یہی ہے کہ اس کفن میں جس کو لپیٹا گیا تھا وہ ایک انسان کا ہی جسم تھا اور وہ انسان پہلی صدی عیسوی کا ایک یہودی تھا۔ مصنف مذکور نے مزید لکھا ہے کہ مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح (علیہ السلام) خدا تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی تھے، ٹیورن میں محفوظ کفن کی نئی گواہی کے بعد مسیحیوں کا (بلاوجہ) الوہیت مسیح کے عقیدہ پر اصرار ان کے لئے کسی دل آزاری کا موجب نہیں ہونا چاہیئے۔ (صفحہ ۱۱۵)

بیرونی ذرائع سے حاصل ہونے والی ان دو وضاحتوں کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا سچی بات یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام صرف ایک نبی تھے اور بنی اسرائیل میں ظاہر ہونے والے انبیاء میں سے آخری تھے۔ انجیل کی رُو سے انہیں خدا کا بیٹا ضرور کہا جاتا تھا لیکن یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جو مسیح علیہ السلام کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ اسرائیلی صحائف میں یہ اصطلاح پہلے ہی سے تشبیہہ اور استعارہ کے رنگ میں بکثرت استعمال ہوتی چلی آرہی تھی۔ ان صحائف میں کسی ایک جگہ بھی اس اصطلاح کو خدا کے معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا۔ اسی طرح اناجیل اور حواریوں وغیرہ کے خطوط میں مسیح علیہ السلام نے خود کہیں بھی اپنے بارہ میں اس طرف اشارہ نہیں کیا کہ وہ خدا ہیں۔ مسیح علیہ السلام کے بھی زمانہ دراز کے بعد "ابن اللہ" کی اصطلاح کو "ابن اللہ بمعنی خدا" میں تبدیلی کر کے اسے تثلیث کے دوسرے اقنوم کا درجہ دیا گیا۔ تثلیث کا تانا بانا مسیح علیہ السلام کے انداز فکر سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں رکھتا کیونکہ وہ جہاں کہیں اپنا ذکر کرتے ہیں اس حیثیت سے ہی کرتے ہیں کہ خدا نے انہیں بھیجا ہے یعنی یہ کہ وہ خدا کے رسول یا پیغمبر ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:-

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ
وہ تجھ خدائے واحد اور
برحق کو اور یسوع مسیح کو
جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں"۔

(یوحنا باب ۱۷۔ آیت ۳)

یہ وہ حقیقت ہے جس کا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بار بار ذکر کیا ہے۔ چنانچہ انجیل یوحنا باب ۵ کی آیت ۳۰ نیز آیات ۳۶ تا ۳۹، باب ۶ کی آیات ۳۸ تا ۴۰، باب ۸ کی آیات ۲۶ و ۴۲ اور باب ۱۷ کی آیات ۳ و ۱۸ میں آپ نے مختلف پیرایے میں اسی حقیقت کو دُہرایا ہے اور بار بار یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ خدا نے انہیں بھیجا ہے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے "ابن اللہ" اور "عیال اللہ" کی اصطلاحوں کے اصل معنی واضح کرنے کے لئے بھی انجیل کی متعدد آیات پڑھیں اور بتایا کہ یہ اصطلاحیں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسانوں کے لئے بطور استعارہ استعمال کی گئی ہیں اور بتانا یہ مقصود ہے کہ وہ سب خدا تعالیٰ کے ایسے بندے تھے جن سے وہ پیار کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا اس استعارہ کی اصل حقیقت پر سے مسیح علیہ السلام نے یوحنا باب ۱۰ کی آیات ۳۴ تا ۳۷ میں خود پردہ اُٹھایا ہے کیونکہ جب یہودیوں نے ان پر خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت میں کفر کا الزام عائد کیا تو انہوں نے اس کے جواب میں یہی فرمایا کہ یہ اصطلاح تو بائیبل میں بہت سے برگزیدہ انسانوں کے لئے استعمال ہوئی ہے اس لئے اُن پر کفر کا الزام کیسے عائد ہو سکتا ہے۔ اس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ یہ اصطلاحیں استعارہ ہیں انہیں حقیقت پر محمول کرنا کسی طور بھی درست نہیں ہے۔ پس مسیح علیہ السلام بھی استعارہ کے طور پر خدا کے بیٹے تھے اور ہرگز بھی "ابن اللہ بمعنی خدا" نہیں تھے جیسا کہ آجکل کے مسیحی انہیں خدا کا درجہ دیتے ہیں۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے اس امر کے ثبوت میں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے نہ اپنے آپ کو خدا قرار دیا اور نہ اُس کی الوہیت میں شریک ہونے کا کوئی دعویٰ کیا اس بات پر خاص زور دیا کہ وہ تو بار بار خدا تعالیٰ کی توحید یعنی اُس کے اَحد ہونے کا اعلان فرماتے رہے۔ مثال کے طور پر جب فقیہوں میں سے ایک فقیہہ نے آپ سے پوچھا کہ سب حکموں میں سے اوّل حکم کونسا ہے تو آپ نے فرمایا:-

"اے اسرائیل سُن! اوّل
یہ ہے کہ ہمارا خدا ایک ہی
خداوند ہے اور تُو خداوند
اپنے خدا سے اپنے سارے
دل اور اپنی ساری جان اور
اپنی ساری عقل اور اپنی ساری
طاقت سے محبت رکھ"۔

(مرقس باب ۱۲ آیات ۲۹، ۳۰)

اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ فنا سے مبرا صرف خدا کی ذات ہے۔ اُسی کی ذات ہے جو حیّ و قیّوم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں تیمتھیس باب ۶ آیت ۱۶)

خود اناجیل کی رُو سے عقیدۂ تثلیث کی تردید کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا تثلیث کے عقیدہ کی بنیاد اس امر پر ہے کہ اس کے تینوں اقنوم یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس میں مکمل مساوات پائی جاتی ہے۔ اگر ایک کو دوسرے سے بڑا یا بزرگ تر مان لیا جائے تو جو کمتر ہو گا وہ نقص کی وجہ سے خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن انجیل کے سرسری مطالعہ سے بھی یہ بات عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ باپ دوسرے دو اقانیم سے برتر اور اعلیٰ ہے (یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۸) اسی طرح مرقس کی انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح علیم و خبیر نہیں تھا۔ اسی طرح متی کی انجیل کی رُو سے مسیح کو تو روح القدس کے ساتھ بھی برابری اور مساوات حاصل نہ تھی۔ خود اناجیل اربعہ کی رُو سے اقانیم ثلاثہ میں عدم مساوات کا ہونا اس امر پر دال ہے کہ تینوں بیک وقت خدا نہیں ہو سکتے لہٰذا تثلیث کی بنیاد ہی کالعدم ہو کر رہ جاتی ہے۔

عقیدۂ تثلیث کی تردید میں ایک اور بہت محکم دلیل دیتے ہوئے آپ نے فرمایا اناجیل اربعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کیا کرتے تھے چنانچہ لوقا باب ۵ آیت ۱۶، باب ۹ آیت ۲۸، اور اسی طرح متی باب ۲۶ آیت ۲۲ میں ان کی اور ان کے حواریوں کی متعدد دعاؤں کا ذکر آتا ہے۔ مسیح علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اختیار کرتے ہوئے متضرعانہ دعائیں مانگنا اس امر کو مستلزم ہے کہ ان دونوں میں مساوات نہیں تھی اور جب وہ بالکل ایک جیسے نہیں تھے تو دونوں بیک وقت خدا نہیں ہو سکتے۔ دعا کرنے والا جس سے دعا کرتا ہے اس کا اپنا درجہ جس سے وہ دعا مانگتا ہے یقیناً کمتر اور فروتر ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ مسیح علیہ السلام کا خدا سے تعلق وہی تھا جیسا کہ ایک نیک اور اطاعت گزار بندے کا اپنے قادرِ مطلق اور رحمٰن و رحیم خدا کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ کہ مسیح علیہ السلام کی مرضی خدا تعالیٰ کی رضا اور ارادہ کے تابع تھی۔ پھر یہ امر بھی قابلِ لحاظ ہے کہ اناجیل میں (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیڈا میں تبلیغ اسلام

مرتبہ: مکرم سلیم صدیقی صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا

(۲)

تبلیغی کوشش:

مرکزی سیکرٹری تبلیغ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی ان تھک مساعی سے اس شعبہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ مرکزی ہدایت کے پیش نظر ان کے مندرجہ ذیل تین نائبین مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) مکرم مسعود احمد خان صاحب۔ نائب سیکرٹری تبلیغ برائے مقامی احباب

(۲) مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب نائب سیکرٹری تبلیغ برائے پاکستانی احباب

(۳) مکرم محمد یوسف خان صاحب نائب سیکرٹری تبلیغ برائے غیر ملکی احباب۔

یہاں تبلیغ کے مختلف ذرائع ہیں جن میں سے ایک ذریعہ یہاں سوشل ورک کے کاموں میں حصہ لینا ہے۔ پچھلے سال یہاں کی ایک تنظیم نے جن کے مد نظر ذہنی طور پر معذور بچوں کی امداد کرنا ہوتا ہے، چندہ اکٹھا کرنے کے لئے بچوں کا ایک پروگرام ترتیب دیا اس کے مطابق بچے ۲۰-۲۵ میل چلتے ہیں اور مختلف لوگ ان سے وعدہ کرتے ہیں۔ کہ فی میل انہیں اتنی رقم ملے گی اور یہ ساری رقم بچے اس تنظیم کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اس میں ہمیں رضاکار مہیا کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ چنانچہ دوستوں کو تحریک کی گئی تھی اس میں ۸ دوستوں نے ۸ گھنٹے فی کس تک ڈیوٹی دی۔ آئندہ ایسے پروگرام انشاء اللہ العزیز جاری رہیں گے اور دوستوں کو تحریک کی جائے گی کہ اس قسم کے رنگا رنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کیونکہ اس طرح یہاں کے لوگوں سے رابطہ قائم کرنے کے مواقع ملتے ہیں۔ خدمت خلق بھی ہے اور تبلیغ کے مواقع بھی ملتے ہیں یا پیدا ہوتے ہیں۔ اس تنظیم نے جماعت کی اس خدمت کو سراہتے ہوئے شکریہ کا خط بھی لکھا ہے اور شامل ہونے والوں کو خوبصورت بیجز (BADGES) بھی بھجوائے ہیں،

پچھلے دنوں BRANTEORD میں جو کہ TORANTO سے ۶۵ میل دور ہے۔ BAPTIST چرچ والوں کی ایک کنونشن ہوئی۔ اس میں مشنری انچارج نے شمولیت اختیار کی وہ مقرر امریکہ سے آئے ہوئے تھے ان سے بات چیت ہوئی۔ یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ عیسائیوں کا اتنا بڑا چرچ لیڈر اتنا سنگدل ہے کہ اس نے فوراً ہی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر سوقیانہ حملے شروع کر دیئے۔ اس پر مشنری اور سیکرٹری تبلیغ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے بتایا کہ ہمارے نزدیک حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ نہیں ہیں اور ہمارا خدا "اللہ" ہے جو زندہ موجود ہے، عیسیٰ کی طرح مردہ نہیں تھا۔ لیکن اس چرچ لیڈر کے طرز عمل کی وجہ سے زیادہ دیر تک گفتگو جاری نہ رہ سکی۔ برادرم مکرم مصطفیٰ ثابت (مصری) مشنری سیکرٹری تبلیغ نے ان تمام مراحل میں پورا تعاون کیا۔

پچھلے دنوں مرکزی حکومت کے ایک بااثر ایم پی جن کا نام JIM GILLIE ہے یہاں مشن ہاؤس کے قریب ایک سکول میں تقریر کرنے کے لئے آئے اور پبلک کو دعوت دی مشنری انچارج صاحب اور برادرم مصطفیٰ ثابت صاحب بھی اس مجلس میں شامل ہوئے تقریر کے بعد لوگوں نے بیکاری، نسلی تعصب اور مرکزی پولیس کی بدعنوانیوں پر سوال و جواب کئے۔

آخر میں برادرم سید منصور احمد صاحب بشیر نے اٹھ کر کہا کہ یہ سب اس لئے ہے کہ ہم نے روحانی اقدار کو نظر انداز کر دیا ہے۔ پھر انہوں نے سورہ حجرات کی چند آیات پڑھ کر کہا کہ اسلام نے یہ اخلاقی تعلیم پیش کی ہے محفل کے ختم ہونے پر ممبر پارلیمنٹ کو قرآن مجید پیش کیا گیا۔ جس کو انہوں نے نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ مشن ہاؤس میں ایک Answering Ser- voice Machine بھی لگائی گئی ہے، جس پر کوئی بھی پیغام چھوڑا جا سکتا ہے اس کے علاوہ باہر سے بھی یہ پیغام وصول کرکے ریکارڈ کرتی ہے مکرم نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی کوششوں سے یہ مشین جماعت کو تحفۃً ملی ہے۔

یہاں دس لاکھ کے قریب فون صرف ایک شہر ٹورانٹو میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر سال ٹیلیفون کی ڈائرکٹری چھپتی ہے جو دو جلدوں میں ہوتی ہے اور ہر ایک جلد ایک بڑی ڈکشنری کا حجم لئے ہوئے ہوتی ہے امسال ہم نے اپنے مشن کا نمبر اس میں لفظ اسلام اور احمدیت کے ضمن میں درج کروایا ہے جس سے لوگوں نے ٹیلیفون پر ہمیں اسلام اور احمدیت کے متعلق پوچھنا شروع کر دیا ہے اور تبلیغ کا یہ ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھل گیا ہے۔ الحمدللہ!

یہاں جو گرمیوں میں مقامی نمائشیں مختلف شہروں میں لگتی ہیں ان میں حصہ لینے کا پروگرام بنایا جا رہا ہے۔ اخبار، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی بھی کوشش کی جا رہی ہے تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس مقصد میں کامیابی کے لئے خاص متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ ہماری مدد کریں۔

۵۰ سے زائد غیر از جماعت مسلمانوں اور غیر مسلموں سے دوستوں نے اسلام کے متعلق تفصیلی گفتگو کی اور لٹریچر دینے کے علاوہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رکھنے کا پروگرام بنایا۔ ان میں سے بعض نمایاں اہمیت کی حامل شخصیتوں کو قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ نصف سے زائد غیر مسلموں کے جلسوں میں شرکت کی گئی۔ ونی پیگ WIN-NIPEG جماعت کے صدر مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب قمر کی خاص تبلیغی مساعی بھی اس سلسلہ میں درج ذیل کی جاتی ہے

ونی پیگ جماعت:

امور مذہب کے دو پروفیسروں Prof: Bill Klassen. اور Prof:- Carl Ridd. کو کتب پیش کی گئیں:-

(1) Ahmadiyya Movement.

(2) A Massage of Peace & a word of warning.

(3) The Teaching of Islam.

ان کے علاوہ نیا جاری شدہ رسالہ "THE LIGHT" ان یونیورسٹیوں کو دیا گیا اور کینیڈا کی پانچ بڑی اخباروں کو بھیجا گیا۔ چند ایک سکھ دوستوں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی دیا گیا۔

Centennial Library winnipeg کو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

University of Manitoba کو کتب کا ایک سیٹ دیا گیا۔ اس لائبریری نے "احمدیت" کے عنوان سے ایک Card Index بنایا ہے

Winnipeg Free Press میں ہماری "Letters to the Editor Column" میں کافی خط و کتابت ہوتی رہتی ہے۔ ان خطوط کو رسالہ "TAHRIK-I-JADID" نومبر ۷۷ء نے نقل کیا ہے۔ ساتھ ہی عیسائیوں کے سوالات کے جوابات شائع کئے۔ اسی طرح "Muslim Herald" (London) نے بھی ان خطوط کو شائع کیا اور اس پر ایڈیٹوریل بھی لکھا ہے

تحریک جدید رسالہ بابت دسمبر ۷۷ء و جنوری ۷۸ء میں ایک مکالمہ شائع ہوا جو ایک عیسائی سے گفتگو پر مشتمل تھا اس کی ۵۰۰ کاپیاں خرید کر کینیڈا کے مختلف شہروں میں بھجوائی گئیں۔ مارچ میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ کیا گیا۔ اس کا اعلان لوکل اخبار "FREE PRESS" میں کرایا گیا۔ انہوں نے "Coming Events" کے کالم میں اس کو شائع کیا۔

ہمارا واحد ہتھیار:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق ہمارا اصل ہتھیار دعا ہے۔ کینیڈا مشن نے بھی جو پروگرام شروع کرنے اور تبلیغ اسلام کی خاطر اسے جاری رکھنے کی سعادت حاصل کی ہے وہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اور جماعت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ہمارے محدود ذرائع کے پیش نظر شروع میں کوئی بھی اندازہ نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگا سکتا تھا کہ یہ سب کام ہم محض اور محض اسی غفور و رحیم ذات کی خاطر اور اس کی مدد سے شروع کر سکیں گے۔

کسی بھی نیک کام کو شروع کرنے سے زیادہ اہم اس کو جاری رکھنا ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں ہم خلیفۂ وقت سے بار بار عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے رہتے ہیں وہاں احباب جماعت سے بھی التجا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی نیم شبی دعاؤں میں نہ بھولیں۔

ہمارا یہ نیا مشن حضور ایدہ اللہ کی توجہ سے صرف ایک سال قبل شروع ہوا اور اپنے دوسرے سال میں ابھی داخل ہی ہوا ہے۔ اس لحاظ سے جماعت کی دعاؤں کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔

وقفِ تعطیلات

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ بھی فرمایا ہے کہ "وقفِ رخصتِ موسمی" میں حصہ لیں

کالجوں میں اس وقت رخصتیں ہو چکی ہیں۔ خلیفۂ تحریک جدید کے اس مطالبہ پر "وقفِ عارضی" کی صورت میں عمل پیرا ہو کر جہاں احباب جماعت کی تعلیم و تربیت میں ممد ہو سکتے ہیں، وہاں خود بھی اپنی اصلاح کے جہاد میں شریک ہو کر ملک و قوم اور جماعت کی نیک نامی کا موجب بن سکتے ہیں۔

اسلام ہر مسلم کو پابند کرتا ہے کہ وہ ہر آن جہاد میں مشغول رہے اور جہادِ اکبر یعنی نفس کی اصلاح کا جہاد ہی وہ جہاد ہے جس کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا اس لئے ہمارے نوجوان طلباء کو بالخصوص اس مبارک تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ وقف کی ایسی تحریکیں ہمارے لئے مہمیز کا حکم رکھتی ہیں جب انسان کسی کو نصیحت کرتا ہے تو معاً اس کا نفس اسے تحریک کرتا ہے کہ خود بھی اس نیکی پر عمل کرے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ کوئی عورت اپنا بچہ ان کے حضور میں لے گئی اور کہنے لگی "یہ شکر بہت کھاتا ہے اسے نصیحت فرمایئے کہ ایسا نہ کرے" فرمایا۔ "کل آنا"

چنانچہ وہ عورت اگلے روز مقررہ وقت پر ان کے ہاں پہنچی تو انہوں نے بچے کو نصیحت فرمائی کہ "بچے زیادہ شکر نہ کھایا کرو نقصان پہنچاتی ہے"۔

اس پر اس عورت نے کہا۔ "یہی بات پہلے روز بھی کہی جا سکتی تھی" فرمایا۔ "کل میں نے خود شکر کھائی ہوئی تھی۔ کس منہ سے اس بچے کو اس بارہ میں نصیحت کرتا"۔

حقیقت یہ ہے کہ یہی سوال ہر واقف، ہر مربی اور ہر مبلغ کے راستہ میں ایک منہ بولتا چراغِ ہدایت بن کر روشن ہوتا ہے اور اسے بار بار ہدایت کی باریک راہوں پر چلنے کی توفیق ملتی ہے

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ فرمایا کرتے تھے کہ:-

"تبلیغ انسان کو ولی اللہ بنا دیتی ہے۔"

آپ کا یہ مقولہ بہت بڑی صداقت پر مبنی ہے بشرطیکہ انسان حقیقی روح تبلیغ کے ساتھ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو۔

نوجوانی کی عمر میں خدا تعالیٰ نے بڑے جوہر عطا فرمائے ہوتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو اور نوجوان اپنی صلاحیتیں دین کی خاطر وقف کر دیتے تو انہیں جلیل القدر خدمات بجا لانے کی توفیق ملتی ہے۔ اسی لئے کسی نے کہا ہے کہ

"در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری"

کتنے ہی نوجوان ہیں جنہوں نے اپنی جوانیاں خدا کے لئے وقف کیں اور خدا تعالیٰ نے انہیں زندۂ جاوید کر دیا۔

حضرت ابراہیم بن ادہم بلخ کے بادشاہ تھے۔ ایک شب آپ دربار لگائے بیٹھے تھے کہ ایک مفلوک الحال مسافر آیا اور کہنے لگا۔ اس سرائے میں ٹھہر سکتا ہوں؟

بادشاہ نے غضبناک ہو کر کہا۔ "تمہیں یہ محل سرائے نظر آتا ہے؟" مسافر نے آہستگی اور تحمل سے عرض کی۔ "حضور یہاں آپ سے قبل کون رہتا تھا؟" جواب ملا۔ "میرے والد"

سوال ہوا۔ "اور ان سے قبل؟"

ابراہیم بن ادہم نے کہا۔ "ان کے والد۔ اور ان سے پہلے ان کے والد۔"

مسافر نے کہا۔ "جہاں اتنے لوگ آئے اور چلے گئے کیا وہ سرائے نہیں؟"

ابراہیم بن ادہم کے دل پر یہ بات بس کر گئی۔ حیرت لگی۔ وہ انہی خیالات میں محو ایک رات کو سوئے تو چھت پر آہٹ سے بیدار ہو گئے۔ چھت پر ایک شخص تھا۔ آپ نے پوچھا۔ یہاں کس کی اجازت سے آئے ہو اور کیا کر رہے ہو؟

کہنے لگا "بادشاہ سلامت میرا اونٹ گم ہو گیا ہے اسے تلاش کر رہا ہوں۔"

ابراہیم بن ادہم نے ڈانٹ پلائی اور کہا۔ "تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ اونٹ چھت پر نہیں مل سکتا۔" اس شخص نے کہا۔ "اگر آپ عرش کے مالک کو اپنے محلات میں اس بے خبری کے عالم میں تلاش کر سکتے ہیں تو میں بھی اپنا اونٹ چھت پر تلاش کر سکتا ہوں۔"

ابراہیم زخمی تو پہلے ہی تھے اب ایسے گھائل ہوئے کہ مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے ہوش و حواس کھو بیٹھے۔ رحمتِ خدا ہوش میں آئے تو عیش و عشرت کی زندگی کو خیرباد کہا اور جنگلوں میں نکل گئے۔ پاپیادہ حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مسلسل سات سال کی مسافت کے بعد مکہ پہنچے اور دیارِ حبیبؐ سے شادکام ہوئے۔

اسلام میں ایسے ہی ہزاروں لاکھوں اولیاء، اقطاب اور ابدال پیدا ہوئے۔ جو بھی عنفوانِ شباب میں عشقِ الٰہی کے سمندر میں غوطہ زن ہوئے اور ان کی زندگی آئندہ نسلوں کے لئے چراغِ راہ ثابت ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت پر یہ عظیم احسان ہے کہ آپ نے "وقفِ عارضی" کی تحریک جاری فرما کر ساری جماعت کے لئے تعلیم و تبشیر کا دروازہ کھول دیا ہے جو لوگ بعض مجبوریوں کی بنا پر مستقل وقف نہیں کر سکتے وہ جہاں ذاتی ضروریات کے لئے سیر و سیاحت کے لئے رخصتیں لیتے ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ وہ امام وقت کے ہاتھ پر کم از کم دو ہفتے کے لئے اپنی حیات مستعار کا سودا کریں۔ طلبہ کے لئے تو یہ سنہری موقع ہے۔ جہاں دوسرے طلباء دنیا کی رنگینیوں میں مگن ہیں۔ وہاں احمدی طالب علم کو اپنے رب کریم کی خوشنودی اور رضا کی راہوں پر قدم مارنا چاہیئے۔ جہاں ملک کے دوسرے نوجوان سینماؤں اور تھیٹروں کی رونق بن رہے ہیں وہاں ہماری مساجد کی رونق نوجوانوں کے ہجوم سے دوبالا ہونی چاہیئں۔ جہاں دیگر طلباء کلبوں اور چوپالوں میں بیٹھے تاش اور شطرنج سے اپنے اوقات گزار رہے ہوں وہاں ہمارے احمدی نوجوانوں کے اوقات تلاوت قرآن کریم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ سے معمور ہونے چاہیئں تا دنیا مشاہدہ کرے کہ احمدی نوجوان کا خمیر اور دل سے مسلمان ہے ان کے شب و روز تیرہ و تار نہیں بلکہ درخشندہ و تابندہ ہیں۔

درخواست ہائے دعا

مجھے ایک حادثہ میں ۲۲؍ جون کو ٹانگوں، ہاتھوں، پاؤں، آنکھ اور سر پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب میری کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(احمد بشیر مرزا ۱۵۴۲ ڈی ٹائپ کالونی۔ فیصل آباد)

(۱) مکرم چوہدری محمد سلیم احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو ۱۵ دن سے گردے میں تکلیف ہے وہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں داخل ہیں۔

(۲) مکرم سید انوار احمد صاحب شریفی مرحوم کی صاحبزادی کو ایک ہفتہ سے بخار آ رہا ہے۔

(۳) مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب زعیم انصار اللہ بہاولپور کو گزشتہ دو ماہ سے گردے میں تکلیف ہے۔

(۴) خاکسار کی اہلیہ کو گزشتہ دس دن سے گلے میں سخت تکلیف ہے۔

احباب ان سب مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(رانا مبارک احمد۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ بہاولپور)

میں گزشتہ چند روز سے بعارضہ پیچش بیمار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

نیز ماسٹر میاں خان صاحب پنشنر گلے کی خرابی کے باعث ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں!

(غلام رسول۔ کارکن دفتر ایڈیٹر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسر صلیب کانفرنس کے دوسرے روز کی روداد (بقیہ صفحہ ۲)

مسیح علیہ السلام کی دعاؤں کا تو ذکر آتا ہے لیکن اس امر کا قطعاً کوئی ذکر نہیں آتا کہ خداوند باپ نے خداوند بیٹے سے دعا مانگی ہو۔ یہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ مسیح علیہ السلام خدا نہیں ایک انسان تھے۔ انہیں اپنے زمانہ کے دوسرے انسانوں پر جو فوقیت اور بزرگی حاصل تھی وہ یہ تھی کہ وہ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے ان کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے عقیدہ تثلیث کو سراسر خلافِ عقل قرار دیتے ہوئے فرمایا تثلیث کا نظریہ مذہب کو چیستان بنا کر رکھ دیتا ہے۔ انسانی ضمیر کو اس سے دھکا لگتا ہے اور خدا تعالیٰ کی صفتِ رحم کی ہتک لازم آتی ہے۔ یہ قادرِ مطلق اور مالکِ کل خدا کے تصور سے بالکل متضاد واقع ہوا ہے۔ اسی لئے اینگلیکن چرچ کے معروف علماءِ دینیات کی ایک جماعت نے اسے دیوی دیوتاؤں کی ایک بے اصل داستان قرار دیا ہے۔ انہوں نے اسے ایک ایسی کہانی بتایا ہے جو بیان تو بہت کی جاتی ہے لیکن حقیقت سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا یا پھر انہوں نے اسے ایک ایسے لفظی سراپا یا مجسمہ سے تشبیہہ دی ہے جسے کسی شخص یا چیز کے ہو بہو مشابہ قرار تو دیا جاتا ہے لیکن فی الحقیقت دونوں میں کوئی مشابہت پائی نہیں جاتی۔ اس عقیدہ کی رُو سے مسیحیوں سے کہا جاتا ہے کہ مسیح خدا تھا جس نے بیٹے کی شکل میں تجسم اختیار کیا لیکن اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ کیونکہ لفظی اعتبار سے یہ بات ہی بے معنی ہے۔ اس کی حیثیت دیومالائی تصور کو مسیح پر چسپاں کرنے سے زیادہ نہیں ہے۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں کتاب "The Myth of God Incarnate")

محترم چوہدری صاحب موصوف نے تثلیث کی اصل حیثیت آشکار کرنے کے لئے اینگلیکن چرچ کے ماہرینِ دینیات کی مذکورہ کتاب کا درج ذیل اقتباس بھی پڑھ کر سنایا:۔

"مسیحی ماخذوں کے متعلق معلومات میں جوں جوں اضافہ ہو رہا ہے مسیحیت کی ابتداء سے متعلق اصل حقائق معلوم کرنے کی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے۔ اس میں اس امر کو تسلیم کرنا بھی شامل ہے کہ مسیح اپنے مقام کے لحاظ سے وہی کچھ تھا جس کا ذکر "رسولوں کے اعمال" باب ۲ آیت ۲۲ میں کیا گیا ہے (اور وہ یہ ہے کہ "یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ان معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا جو خدا نے اس کی معرفت تم میں دکھائے" ناقل)۔ وہ ایک انسان تھا جسے خدا نے اپنے آسمانی مقصد کے دائرے میں ایک خاص کردار ادا کرنے کے لئے مقرر کیا۔ بعد کے زمانہ کا یہ تصور کہ مسیح نے تثلیثِ مقدس کے ایک اقنوم کے طور پر خدا کے تجسم اختیار کرنے کی وجہ سے دنیا میں انسانی زندگی گزاری مسیح کی اہمیت کو واضح کرنے کا ایک دیومالائی افسانوی یا مبالغہ کا آئینہ دار شاعرانہ اسلوبِ اظہار ہے۔ اصل حقیقت کو پانے کے لئے ضروری ہے کہ اس تصور کی افسانوی اور شاعرانہ حیثیت کو تسلیم کر لیا جائے۔" (صفحہ ۱۷۸)

غرض اناجیل اربعہ اور معروف مسیحی علماء دینیات کے صاف اور واضح حوالوں کی روشنی میں عقیدہ تثلیث کی تردید کرتے اور مسیح علیہ السلام کا انسان ہونا ثابت کرنے کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ قرآن کریم تثلیث کے تصور اور اسی طرح خدا کے بیٹا جننے کے تصور کو کلی طور پر مسترد کرتا ہے۔ آپ نے اپنا فاضلانہ لیکچر ختم کرنے سے پہلے اس سلسلہ میں قرآن مجید کی متعدد آیات پیش کر کے توحید باری تعالیٰ کے اسلامی عقیدہ کو بہت دلنشین انداز میں واضح فرمایا۔

بعد میں ایک مقرر نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ محترم سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے دلائل کو جس متوازن اور موثر انداز میں پیش کیا ہے اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر اس موضوع پر محترم چوہدری صاحب اور ایک عیسائی پادری کے درمیان بحث ہو تو پادری صاحب کو لاجواب ہونا پڑے گا۔

محترم چوہدری صاحب موصوف کے اس فاضلانہ لیکچر کے بعد کانفرنس کے دوسرے روز کا پہلا اجلاس (جو سہ روزہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس تھا) اختتام پذیر ہوا۔ کھانے کے وقفہ کے بعد تیسرے اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔

(باقی)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر 23684

میں خواجہ مبارک احمد ولد حاجی شیخ دوست محمد صاحب قوم خواجہ پوری پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نصف حصہ مکان واقع محلہ حاجی آباد گلی نمبر ۸ فیصل آباد جو پانچ مرلہ زمین پر تعمیر ہے۔ قیمت اندازاً نصف حصہ مبلغ -/۸۰۰۰ روپے

۲۔ پلاٹ ۵ مرلہ واقع محلہ ناصر آباد شیخوپورہ قیمت -/۲۶۵۰ روپے

۳۔ کاروبار میں لگائی گئی اندازاً رقم -/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ خواجہ مبارک احمد ولد حاجی شیخ دوست محمد صاحب گلی بابو عبد المجید جہانگیر آباد شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ شیخ سعید احمد تخت ہزاروی گلی بابو عبد المجید جہانگیر آباد شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ حکیم مرغوب احمد صدر موصیان جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ۔

مسل نمبر 23685

میں غفوراں بی بی زوجہ محمد شفیع صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ سونا دو تولے قیمت موجودہ -/۲۴۰۰ روپیہ

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ غفوراں بی بی زوجہ محمد شفیع صاحب گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد مالک ولد فتح علی صاحب گکھڑ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گکھڑ منڈی گوجرانوالہ

گواہ شد۔ ظفر علی ولد چوہدری نواب خان صاحب صدر جماعت احمدیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر 23686

میں حمیدہ بیگم بیوہ عبد العزیز صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال ساکن چک 36/2-L ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی واقع چک 36/2-L ۴ کنال [illegible] قیمت اندازاً [illegible] روپے

۲۔ بھینس ایک عدد [illegible] روپے

۳۔ بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ -/۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمین و آمد از بھینس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حمیدہ بیگم چک 36/2-L ساہیوال (بیوہ عبد العزیز صاحب)

گواہ شد۔ مرزا محمد یعقوب صدر جماعت احمدیہ چک 27/4-L ساہیوال۔

گواہ شد۔ وزیر محمد ولد پیر بخش صاحب۔ چک 36/2-L ضلع ساہیوال۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسلسلہ "عشرہ وقفِ جدید"

خدا تعالیٰ کے پیار کے دروازے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے بارے میں فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے دروازے آج بھی اسی طرح کھلے ہیں جس طرح پہلے کھلے تھے مگر اس کے لئے اُن قربانیوں کی ضرورت ہے جو پہلوں نے دیں۔ اور پہلوں نے جو قربانیاں دیں جب ہم سوچتے ہیں تو ایک طرف تو اُن پر رشک پیدا ہوتا ہے اور دوسری طرف دل سے اُن کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲ جنوری ۱۹۶۷ء)

وقفِ جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ مبارک تحریک ہے۔ اس کے ذریعہ سے دیہات میں دینی تربیت کا کام سرانجام دیا جا رہا ہے۔ بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ ہزاروں احمدی تربیت کے لحاظ سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ غیر مسلموں میں اصلاح و ارشاد کا کام کامیابی سے سرانجام دیا جا رہا ہے۔

حالیہ سال کے چھ ماہ گزر چکے ہیں وقفِ جدید کی آمد میں کمی کا رجحان محسوس کیا جا رہا ہے لہٰذا امراء کرام، صدر صاحبان اور احبابِ جماعت سے التماس ہے کہ براہ مہربانی یکم جولائی سے ۱۰ جولائی تک "عشرہ وقفِ جدید" منا کر مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائیں۔

۱۔ وقفِ جدید کی اہمیت اور افادیت کو احبابِ جماعت کے سامنے بار بار بیان کیا جائے۔

۲۔ کوشش کی جائے کہ اس "مبارک تحریک" کے مالی جہاد میں شمولیت کے ثواب سے جماعت کا کوئی فرد بھی محروم نہ رہے۔ یاد رہے کہ چندہ کی اقل شرح -/۱۲ روپے سالانہ ہے۔

۳۔ صاحبِ حیثیت بھائیوں اور بہنوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ ۵۰۰ روپے یا -/۱۰۰۰ روپے چندہ دے کر وقفِ جدید کے معاونین خصوصی میں شمولیت فرمائیں۔

۴۔ جو جماعتیں ابھی تک اس مبارک تحریک کے مالی جہاد میں شامل نہیں ہیں مقامی نظام کے عہدیداران ایسی جماعتوں کو اس میں شامل کرنے کی سعی فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

۵۔ مقامی جماعتوں کے عہدیداران، عہدیداران لجنہ اماء اللہ، عہدیداران مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کوشش فرمائیں کہ اس عشرہ میں زیادہ سے زیادہ چندہ وقفِ جدید کی وصولی ہو جائے اور متعلقہ عہدیداران جمع شدہ رقوم بلا تاخیر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) میری بہن ناہید اختر بنت خان رستم خان صاحب مرحوم خٹک کا نکاح مورخہ ۱۹/۵/۷۸ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں ہمراہ میجر اویس طارق ولد ضیاء الحق صاحب آف کلکتہ ڈھاکہ بعوض مبلغ اکیس ہزار روپے حق مہر محترم خان عبد القدوس خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ پشاور نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جو دو مختلف زبانوں اور تمدن کو یکجا کر رہا ہے موجب خیر و برکت بنائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین

(میجر عبد الحمید خان خٹک۔ پشاور)

(۲) میرے لڑکے عزیزم میاں کلیم احمد کے نکاح کا اعلان محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے بتاریخ ۲۳/۶/۷۸ بعد نماز جمعہ بجامع مسجد احمدیہ نیو سول لائن سرگودہا میں عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد دین صاحب بلاک ۱۹ سرگودہا کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

احبابِ جماعت سے استدعا ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

میاں نذیر احمد (ریٹائرڈ ایس۔ ڈی۔ او۔ ایم۔ ای۔ ایس)
A-745 سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

محبت اور پیار کے ساتھ دُنیا کے دِل جیتئے!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک دورۂ یورپ کے دوران فرینکفرٹ کے نمائندگان کو بتایا:۔

"دُنیا میں اسلام کے ذریعہ جو حقیقی انقلاب مقدر ہے اس کا آغاز تحریکِ احمدیت کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم محبت، پیار [illegible] کے ساتھ دُنیا کے دِل جیت لیں گے۔ اب دُنیا کی نجات اسلام ہی کے ساتھ وابستہ ہے جو دُنیا میں کامل ترین اور آخری مذہب ہے۔"

اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دینا ہوں گی۔ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیاں مرحلہ وار کرتے چلے جائیے اس میں بالکل تاخیر نہ ہو۔ جزاکم اللہ۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دُعائے مغفرت

عزیز ظفر احمد شاہی ۱۸ اور ۱۹ جون ۱۹۷۸ء کی درمیانی شب کراچی سے لاہور آتے ہوئے روہڑی سٹیشن سے باہر آؤٹر سگنل سے ٹکرا کر وفات پا گیا، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم اپنی ہمشیرہ کو لاہور چھوڑنے آ رہا تھا کہ یہ حادثہ پیش آیا جس نے پانچ بہنوں کے دو بھائیوں میں سے ایک کو صرف ۱۹ برس کی عمر میں ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔ مرحوم کا بڑا بھائی آجکل لیبیا میں ہے اور والد مکرم عبد المنان صاحب جو کہ محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل پروفیسر جامعہ احمدیہ کے برادر اصغر ہیں ان دنوں سی۔ ایم۔ ایچ کراچی میں زیر علاج ہیں۔ جہاں بہن بھائی تیمارداری کے لئے گئے تھے۔ وہ انتہائی کمزوری و علالت کی حالت میں ربوہ پہنچے اور ان دنوں محترم جلیل صاحب کے کوارٹر جامعہ احمدیہ میں مقیم ہیں۔

بھائی کی نعش کو بہن روہڑی سے لاہور لائی جہاں سے دیگر اعزاء و اقرباء کے ہمراہ جنازہ ۲۰ جون کو بوقت ساڑھے بارہ بجے دن ربوہ پہنچا۔ سوا دو بجے مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر نائب وکیل التبشیر نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کو قبرستان عام میں دفن کیا گیا۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور بلند درجات سے نوازے نیز اس کے والدین، پانچوں بہنوں اور بڑے بھائی کو صحت و سلامتی سے صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

اس موقع پر مکرم حامد خان صاحب سب انجینئر ریلوے روہڑی سیکشن روہڑی اور بنیسر بالا گجرانوالہ [illegible] مکرم محمد شفیع صاحب بطور خاص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے محض للہ انسانی ہمدردی سے جملہ امور کی تکمیل کے بعد نعش کو لاہور پہنچانے میں بھرپور مدد فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(محمد اسلم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ)

(۲) میری امی جان ۱۵ جون کی صبح ۲ بجے اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

موصی ہونے کی وجہ سے جنازہ ملتان سے ربوہ لایا گیا۔ مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب نماز جنازہ ہوئی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے۔

(مظفر احمد کاہلوں چک 145/10-R جہانیاں ضلع ملتان)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!